
220

آیات نمبر 94 تا 101 میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا اپنے باپ کے پاس واپس پہنچنا اور ان کی بینائی کا واپس آنا۔ سب بھائیوں کا معافی طلب کرنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنا جس سے بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سچ ثابت ہو گیا۔

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ اور جب یہ قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے والد یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میری بات کو بڑھاپے کی بے عقلی سمجھو گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ وہ بولے کہ بخدا! آپ تو اپنی اسی پرانی غلط خیالی میں مبتلا ہیں ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ پھر جب خوشخبری لانے والا آ پہنچا تو اس نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دیا اور اسی وقت ان کی بینائی واپس آ گئی قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۙۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ بیٹوں نے کہا کہ ابا جان! اللہ سے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے، بیشک ہم ہی خطاکار تھے ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں جلد ہی اپنے رب سے تمہارے لیے



بخشش کی دعا کروں گا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یقینا وہ بہت معاف کر دینے
والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ
اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ پھر جب یہ سب لوگ
یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو عزت کے ساتھ اپنے
پاس جگہ دی اور اپنے تمام بھائیوں اور ان کے اہل و عیال سے کہا کہ آپ سب شہر
مصر میں داخل ہوں، اللہ نے چاہا تو یہاں امن چین سے رہیں گے ﴿٩٩﴾ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ
عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو اٹھا
کر تخت پر بٹھایا، پھر یہ سب لوگ یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ تعظیمی میں گر
پڑے وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ
اور یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ابا جان! یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بہت
پہلے دیکھا تھا اور میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ
مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ
وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اور میرے رب نے اس وقت بھی مجھ پر احسان کیا تھا جب مجھے قید
خانہ سے نکالا تھا اور پھر آپ سب کو صحرا سے نکال کر میرے پاس پہنچا دیا حالانکہ اس
سے پہلے شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد کھڑا کر چکا تھا اِنَّ رَبِّيْ
لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے غیر محسوس تدبیروں سے اپنی
مشیئت پوری کرتا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ بیشک وہ سب کچھ جاننے والا

اور بڑی حکمت والا ہے ﴿100﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت بھی عطا کی اور معاملہ فہمی کا علم بھی عطا کیا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ مجھے اپنی فرماں برداری کی حالت میں ہی دنیا سے اٹھانا اور مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے ﴿101﴾